حافظ ذھبی اوران کی میزان الاعتدال فی نقدالرجال

ایک جائزہ

*پروفیسرڈاکٹر جمیلہ شوکت

The Holy Prophet (PBUH) is reputed to have said:

من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار

The Companions, Successors and the succeeding generations remained high alert about the authenticity of Ahadith. They left no stone unturned to check matn and sanad both at the time of acquiring ahadith from their shuyukh and while imparting this precious store of knowledge to their students.

In the last half of the first and in the second centuries A.H, fitna of forging ahadith and sanad accelerated. The scholars of hadith took different measures to safeguard the authenticity of hadith. One of these measures was that scholars showed determination and under took the hard labour in compiling the details of narrators. A good number of books on the subject under different titles appeared subsequently.

Imam Dhahabi, a renowned scholar of hadith, compiled a number of books in the field of hadith including the biographies of narrators. Mizan al-I,tidal is one of the popular book which deals with the biographies of week narrators. In the following pages effort has been made to write about his book Mizan in the light of available sources. May Allah accept this meager effort of the writer.

عالم اسلام ساتویں صدی ہجری میں سیاسی، معاشی اور فکری اعتبار سے ضعف وانتشار کا شکار تھا۔ ایک طرف چنگیزی فتنہ اور عیسائی حملوں اور ریشہ دوانیوں نے تباہی مچا رکھی تھی تو دوسری طرف مسلمان فرقوں کی باہمی چپقلش اور کشمکش نے حالات کو مزید ابتر بنا دیا تھا۔ چنگیز کی غارت گری سے مصر وشام کے علاقے کسی قدر محفوظ رہے۔ متاثرہ علاقوں سے علماء وفضلاء نے یہاں پناہ لی اور مصر وشام اہم علمی مراکز بن گئے۔ ایوبی حکومت کے خاتمے کے بعد بحری ممالک نے مصر وشام میں ایک مضبوط سلطنت قائم کر کے منگولوں کی پیش قدمی اور عیسائیوں کی ریشہ دوانیوں سے بچانے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے۔

دمشق ومصر میں جہالت وبدعات عام تھیں۔ عوام عقائد باطلہ کے اسیر تھے۔ یہ تھا پس منظر اور ماحول

* پروفیسر ایمریٹس، شعبۂ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جس میں ابو عبداللہ شمس الدین، محمد بن احمد بن عثمان الفارقی الدمشقی الشافعی (م۶۷۳ھ-۷۴۸ھ) دمشق میں پیدا ہوئے۔ والد اہل علم میں سے تھے۔ ان کا پیشہ زرگری تھا شاید اسی نسبت سے الذھبی کے عرف سے مشہور ہوئے۔ دینی و علمی ماحول میں تعلیم و تربیت ہوئی۔ طلب علم کے لیے مختلف امصار و اقطار کے سفر کیے۔ ان کے شیوخ کی تعداد ہزار سے اوپر بیان کی جاتی ہے۔ غیر معمولی ذہین و فطین تھے۔ بہت جلد علم و فضل اور علوم دینیہ میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ ہمعصر اہل علم اور متأخرین علماء نے حدیث، قرآن، فقہ اور تاریخ میں ان کی مہارت و سیادت کو تسلیم کیا۔(۱)

ان کے تلمیذ رشید حسینی (م۷۶۵ھ) لکھتے ہیں: **الامام، العلامة شيخ المحدثين وقدوة الحفاظ والقراء محدث الشام ومؤرخه ومفيده** (۲)

علامہ سیوطی (م۹۱۱ھ) ان کے علم و فضل کے اعتراف میں لکھتے ہیں: **الحافظ محدث العصر، خاتمة الحفاظ ومؤرخ الاسلام و فرد الدهر والقائم بأعباء هذه الصناعة** ۔(۳)

حافظ ذہبی گو علم قرآن، حدیث و فقہ اور تاریخ میں مہارت رکھتے تھے لیکن جو تعلق اور شوق و رغبت علمِ حدیث سے تھا وہ دیگر علوم سے نہ تھا۔ سو انھوں نے جس علم کو محنت و عقیدت سے حاصل کیا تھا اس کی خدمت کو زندگی کا نصب العین بنالیا۔ سبکی لکھتے ہیں: **وما زال يخدم هذا الفن الى أن رسخت فيه قدمه، وتعب الليل والنهار وما تعب لسانه وقلمه وضربت باسمه الامثال وصار اسمه ميسرا الشمس الا أنه لا يتقلص اذا نزل المطر ولايدبر اذا اقبلت الليال.** (۴)

دمشق کے مشہور مدارس، مدرسہ ام صالح، مدرسہ نفیسہ، دارالحدیث والقرآن وغیرہ میں مسند حدیث پر طویل عرصے تک رونق افروز رہے۔(۵) وہ اس اعتبار سے بھی خوش قسمت تھے کہ انہیں اپنے زمانے کے چوٹی کے علماء مثلاً ابن تیمیہ (م۷۲۸ھ)، حافظ مزی (م۷۴۲ھ) اور البرزالی (م۷۳۹ھ) کی رفاقت اور محبت حاصل رہی اور افکار و عقائد میں پختگی پیدا ہوئی۔ وہ فروع میں شافعی مسلک کے پیروکار جبکہ اصول میں حنبلی مسلک کے پابند تھے۔ دور و نزدیک سے طالبان علم کی بڑی تعداد استفادے اور سماع کے لیے آتی۔ علامہ تاج السبکی جو ذہبی کے تلامذہ میں سے تھے، لکھتے ہیں: **وسمع منه الجمع الكثير... واقام بدمشق يرحل اليه من سائر البلاد وتناديه السؤالات من كل ناد** ۔(۶) ایک دوسرے شاگرد حسینی کے الفاظ میں: **وقد سار بجملة منها الركبان في اقطار البلدان...وحمل عنه الكتاب والسنة خلائق.** (۷)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ابن حجر فرماتے ہیں: رغب الناس فی تـوالیـفه ورحلوا الیه بسببها وتداولوها قراءة، ونسخاً وسماعاً ۔(۸)

حافظ ذہبی درس تدریس کی گونا گوں مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف سے غافل نہ ہوئے۔ حدیث، فقہ، تاریخ وغیرہ میں گراں قدر تصانیف تحریر کیں۔ ان کی تصانیف وسعت وجامعیت کے ساتھ ساتھ ترتیب وتحقیق میں نمایاں مقام کی حامل ہیں۔(۹) امام ذہبی کی کاوشوں کا محور ومرکز حدیث ہے۔ تاہم سند کی اہمیت کے پیش نظر فن تاریخ اور اسماء الرجال کی طرف خصوصی توجہ دی۔ مختلف موضوعات پر متعدد کتب تالیف کیں۔ لیکن اسماء الرجال اور تاریخ پر تالیفات کو جو پذیرائی ملی وہ دوسرے موضوع پر کتب کو نہ ملی۔ ابن کثیر (م۷۷۴ھ) نے انہیں مؤرخ الاسلام کا لقب دیا(۱۰) تو سبکی نے شیخ الجرح والتعدیل ورجل الرجال کہا(۱۱) اور بقول صفدی: الشیخ الذهبی حافظ لایجاری ولافظ لایباری أتقن الحدیث ورجاله، ونظر علله وأحواله... ویصح الی الذهب نسبته وانتماءه. صفدی مزید کہتے ہیں کہ تاریخ ورجال میں ابہام کا ازالہ کر کے انہوں نے بڑی خدمت انجام دی۔(۱۲) سخاوی نے ذہبی اور مزی کو آٹھویں صدی ہجری کے ان مؤرخین میں شمار کیا۔ جن کا کوئی مقابل نہیں۔(۱۳) سیوطی کا قول ہے:

ان المحدثین عیال الآن فی الرجال وغیرهامن فنون الحدیث علی اربعة: المزی، والذهبی، والعراقی، وابن حجر.(۱۴)

یہاں ہم حافظ ذہبی کی متعدد مفید اور قابل قدر کتابوں میں سے صرف ایک کتاب یعنی میـــــزان الاعتدال فی نقد الرجال کا اختصار سے جائزہ لیں گے۔

علوم حدیث پر ذہبی کی مفید تالیفات ہیں۔ اسماء الرجال پر میزان الاعتدال ایک اہم اور مفید کتاب ہے جو ضعیف، متہم، مجہول اور مجروح رواۃ کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ اہل علم نے ان کی اس کتاب کو موضوع یعنی کمزور رواۃ پر بہترین کتاب قرار دیا ہے۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں: وله المیزان فی نقد الرجال وأجاد فیه ۔(۱۵) وہ اپنی ایک اور تالیف میں لکھتے ہیں: ألف الحفاظ فی اسماء المجروحین کتباً کثیرة کل منهم علی مبلغ علمه ومقدار ماوصل الیه اجتهاده، ومن أجمع ماوقفت علیه فی ذلک کتاب المیزان الذی ألفه .(۱۶) ابوالمحاسن حسینی کا کہنا ہے: صنف الکتب المفیدة ومن أحسنها میزان الاعتدال فی نقد الرجال ۔(۱۷) علامہ تقی الدین السبکی نے کتاب کو من اجل الکتب(۱۸) قرار دیا ہے۔ شارح الفیة الحدیث امام سخاوی کا قول ہے: وعول علیه من جاء

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بـــعـــده ۔(۱۹)ایک اور مقام پر سخاوی فرماتے ہیں کہ ذہبی کے بعد سے آج (سخاوی کے زمانہ) تک اس موضوع پر لکھنے والے اس سے استفادہ کر رہے ہیں ۔(۲۰)

عصر حاضر کے فن حدیث کے ماہر ڈاکٹر محمود الطحان کا کہنا ہے: **الکتاب مفید جداً وھو من أجود والمصادر فی معرفة الرواۃ المتکلم فیه** ۔(۲۱)

کتاب کی مقبولیت کا ایک واضح ثبوت یہ ہے کہ اہل علم نے اسکو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔بعض نے نقد کیا۔تعلیقات،استدراکات،ذیول اور تلخیصات بھی مرتب ہوئیں،جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

حافظ ذہبی کے شاگرد ابوالمحاسن حسینی نے ایک تعلیق لکھی جس میں انھوں نے حافظ ذہبی کے بعض اوہام پر متنبہ کیا اور کچھ تراجم کا اضافہ کیا۔(۲۲)

صاحب **الفیة الحدیث** اوراس کے شارح زین الدین العراقی (م۸۰۶ھ) نے ایک ذیل مرتب کیا جس میں سات سونواسی (۷۸۹) تراجم کا اضافہ کیا۔(۲۳)

سبط ابن العجمی،ابراہیم بن محمد الحلبی (م۸۴۱ھ) نے ایک ذیل بعنوان: **نقد النقصان فی معیار المیزان** تالیف کیا۔(۲۴)

ابن کثیر الدمشقی (م۷۷۴ھ) نے مزی کی **تھذیب الکمال** اور ذہبی کی **میزان الاعتدال** کو اضافوں کے ساتھ جمع کیا اوراسے **التکمیل فی معرفة الثقات والضعفاء والمجاھیل** کا عنوان دیا۔(۲۵)

علامہ جلال الدین السیوطی (م۹۰۲ھ) نے ایک ذیل مرتب کیا۔(۲۶)

احمد رافع الحسینی القاسمی الطہاوی الحنفی نے ذیول ثلاثہ (**ذیل حسینی، ذیل ابن فھد، ذیل السیوطی**) اور **تعلیقات** محمد زاہد الکوثری) کی کچھ اغلاط کی نشاندہی کی اور کچھ اضافے بھی کیے۔جوان ذیول کے آخر میں موجود ہے۔احمد رافع لکھتے ہیں: **وقد ظھرت لی الامور الآتیة بعضھا للاصلاح وبعضھا للاصلاح فدونتھا فی ھذہ العجالة** ۔(۲۷)

عبدالرحمان بن ابی العلاء ادریس بن محمد العراقی الحسینی (م۱۲۳۴ھ) نے ایک اختصار مرتب کیا۔(۲۸)

تاج الدین تبریزی نے میزان میں مذکور احادیث کو علیحدہ جمع کیا اوراسے **تجرید احادیث المیزان** کا نام دیا۔(۲۹)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے جب کمزور رواۃ پر ایک کتاب مرتب کرنے کا ارادہ کیا تو ان کی نظر انتخاب بھی اس کتاب پر پڑی لہذا میزان کا اختصار مع بعض اضافوں اور تصحیحات کے بعد لسان المیزان کی شکل میں پیش کیا۔(۳۰)

میزان الاعتدال کا منہج

میزان الاعتدال فی نقد الرجال متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔(۳۱) کتاب کے آغاز میں محقق کتاب کا محمد البجاوی کا مقدمہ ہے۔جس میں فن اسماء الرجال کی اہمیت،متقدمین ائمہ فن اور موضوع پر بعض تالیفات کا ذکر،مؤلف کتاب کے مختصر حالات اور زیر نظر کتاب کے منہج کی طرف بعض اشارات کا ذکر ہے۔(۳۲) کتاب میں گیارہ ہزار ترپن (۱۱۰۵۳) رواۃ کے تراجم بیان کیے گئے ہیں۔

اس کے بعد مؤلف کتاب کا مقدمہ ہے۔اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپؐ کی امت کے خیر الامۃ ہونا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردہ شریعت کے غیر متبدل اور ابدی ہونے کو اللہ کی بے پایاں نعمت بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس ذات والا صفات کی رحمت اور انعام ہے کہ اس نے خیر امۃ سے ایسے نفوس قدسیہ پیدا فرمائے جنھوں نے علم نبوت یعنی آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی احادیث کو نسل در نسل پہنچایا اور حدیث صحیح کو حدیث سقیم سے ممیّز کرنے کے لیے ان تھک مساعی کیں۔(۳۳)

مؤلف اپنی کتاب کا موضوع بتاتے ہوئے کہتے ہیں: **هذا کتاب جلیل، مبسوط، فی ایضاح نقلة العلم النبوی و حملة الآثار**۔یعنی یہ کتاب حاملین علم نبوی اور آثار صحابہ کے روایت کرنے والوں کے بارے میں مبسوط کتاب ہے۔کہتے ہیں کہ یہ کتاب **المغنی** کے بعد تالیف کی اور یہ **المغنی** سے زیادہ جامع،مفصل اور مفید اضافوں کی حامل ہے۔(۳۴)

ذہبی نے کتاب کی تالیف کے وقت استخارہ کیا اور ابن عدی کی **الکامل فی ضعفاء الرجال** اور اس کے ذیل **الحافل فی تکملة الکامل** مؤلفہ ابوالعباس، احمد بن محمد بن مفرج المعروف ابن الرومی (م ۶۲۷ھ) کو بنیاد بنایا۔(۳۵) کتاب کا موضوع، جھوٹے، ضعیف اور مجہول رواۃ ہیں لیکن ان کے ساتھ ساتھ ایسے ثقہ رواۃ کا ذکر بھی ہے جو کسی نہ کسی درجے کی بدعت کے مرتکب قرار دیے گئے، علاوہ ازیں بعض ایسے ثقہ رواۃ کا ذکر بھی ہے۔جو ائمہ فن کے نزدیک ثقہ اور ثبت ہیں۔لیکن ابن عدی (۳۶) اور دیگر مؤلفین نے اپنی **کتب الضعفاء** میں اُن کا ذکر کیا ہے۔سو اُن کے تتبع میں میں نے (ذہبی) بھی تعاقب

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے خوف سے ذکر کر دیا ہے۔سوایسے ثقہ رواۃ کے ذکر کا مقصد ان کا دفاع کرنا ہے۔لکھتے ہیں:

وفیہ من تکلم فیه مع ثقته وجلالته بأدنی لین، وبأقل تجریح، فلولا ابن عدی أوغیره من مؤلفی کتب الجرح ذکروا ذلك الشخص لما ذکرته لثقته، ولم أر من الرأی أن أحذف اسم أحدٍ ممن له ذکر بتلیین مافی کتب الائمة المذکورین، خوفاً من أن یتعقب علی لا أنی ذکرته لضعفٍ فیه عندی.(۳۷)

امام بخاریؒ اور ابن عدیؒ نے اپنی کتابوں میں بعض صحابہ کا ذکر کیا ہے کہتے ہیں کہ صحابہ کی عظمت اور مقام کے پیش نظر اپنی کتاب میں ان کو شامل نہیں کیا سوا گر ان سے مروی روایات میں کوئی سقم وضعف ہے تو اس کے ذمہ دار دیگر رواۃ ہیں۔اس طرح ائمہ کرام جن کے مسلک کا اتباع کیا جاتا ہے اور امت کے دلوں میں ان کی بڑی عزت واحترام ہے۔ان کو بھی اس کتاب میں شامل نہیں کیا اور اگر کسی امام کا ذکر آ گیا ہے تو اس کا مقصد ان کے ساتھ انصاف کرنا ہے کسی قسم کا نقصان پہنچانا نہیں۔(۳۸) وہ ثقہ راوی جو کسی معمولی درجے کی بدعت سے متہم تھے یا بعض ائمہ فن جرح میں متشدد تھے ان کی جرح کا بھی اعتبار نہیں کیا۔کہتے ہیں: کہ ہم سھو اور غلطی سے معصوم ومبرا ہونے کا دعوی نہیں کر سکتے کہ اس خطا وسھو سے محفوظ تو صرف انبیاء کرام ہی ہیں۔(۳۹)

ذہبی کہتے ہیں کہ کتاب میں ان رواۃ کا ذکر بھی نہیں کیا جن پر متاخرین نے جرح کی تا آنکہ اس کا ضعف واضح ہو جائے کیونکہ ہمارے (ذہبی) زمانے میں اصل ذمہ داری ان رواۃ کی نہیں بلکہ ان محدثین کی ہے جو رواۃ کے حالات دیانت کے ساتھ ضبط میں لاتے ہیں۔متقدمین اور متاخرین رواۃ کے لیے حد فاصل تیسری صدی مقرر کرتے ہیں۔کہتے ہیں کہ اگر ہر راوی پر جرح وتنقید کا دروازہ کھول دیا جائے تو میری تنقید سے کسی کے بچ نکلنے کا امکان بہت کم ہے۔(۴۰)

کتب ستہ کے رجال کتاب میں جہاں جہاں آئے ہیں ان کے لیے مروج رموز استعمال کیے ہیں جس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مذکور راوی کتب ستہ میں سے کس کتاب یا کتابوں کے رواۃ میں سے ہے۔اگر مذکور راوی کا نام ان تمام کتب میں ہے تو رمز ''ع'' استعمال کیا گیا ہے اور اگر سنن اربعہ میں ہے تو ان کے لیے رمز ''عو'' دلالت کرتا ہے۔راوی کے نام سے پہلے ''صح'' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس پر بغیر کسی دلیل کے کلام کیا گیا ہے جو غیر مؤثر ہے۔کسی راوی پر ''صح'' کا رمز ہے اس کے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے لیکن ثقاہت غالب ہے۔(۴۱)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مؤلف نے کتاب کے رواۃ کو آٹھ اقسام میں تقسیم کیا ہے اور ساری اقسام حروف تہجی کے مطابق مرتب ہیں۔اس ترتیب میں راویوں کے نام کے علاوہ ان کے والد اور دادا کے نام میں بھی اس ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے۔

آٹھ اقسام درج ذیل ہیں۔

قسم اول: اس میں حروف تہجی کی ترتیب پر مرد و خواتین رواۃ کے تراجم بیان کیے ہیں۔

قسم دوم: ان راویوں کے تذکرے پر مشتمل ہے جو کنیتوں سے معروف ہیں۔

قسم سوم: اس میں ان رواۃ کا ذکر ہے جو اپنے والد کی نسبت سے مشہور ہیں۔

اسی باب کی ایک فصل میں ان رواۃ کا تذکرہ ہے جو اپنے چچا (عم) کی نسبت سے معروف ہیں۔

چوتھی قسم: ان رواۃ پر مشتمل ہے جو نسبتوں سے معروف ہیں۔

پانچویں اور چھٹی قسم: یہ مجہول مرد و خواتین رواۃ سے متعلق ہے۔

ساتویں قسم: ان خواتین رواۃ کے ذکر پر مشتمل ہے جو کنیتوں سے پہچانی جاتی ہیں۔

آٹھویں قسم: یعنی آخر میں ان خواتین کا ذکر ہے جن کا اپنا نام غیر معروف ہے اور وہ اپنے بیٹوں کی نسبت سے پہچانی جاتی ہیں۔

رواۃ کے حالات لکھتے وقت وہ صاحب ترجمہ کا نام، نسب، کنیت اور لقب وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ازاں بعد صاحب ترجمہ کے بارے میں مختلف ائمہ نقد کی آراء کا ذکر کرتے ہیں۔ افراط وتفریط سے بچتے ہوئے نقد میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ اگر ائمہ نقد میں سے کسی سے اختلاف ہو تو تحقیق واجتہاد کے بعد اس کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ زیر بحث راوی کی بیان کردہ بعض احادیث کا ذکر کرتے ہیں اور اگر سند میں یا متن میں اگر کوئی علت ہو تو وہ بیان کرتے ہیں۔(۴۲) صاحب ترجمہ کے شیوخ وتلامذہ اور ان کے سنین وفات کا بھی کہیں کہیں ذکر کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ وہ راوی جن کو مجہول کہا ہے اور اس کی نسبت کسی امام فن کی طرف نہیں کی تو یہ امام ابو حاتم کا قول ہے اور اگر **فیہ جھالة أو نکرة، لا یعرف** وغیرہ کہا اور اس کی نسبت کسی کی طرف نہیں کی تو وہ امام ذہبی کی اپنی رائے ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر **ثقہ، صدوق، صالح، لین** (الفاظ تعدیل) کی کے لیے لائے ہیں تو وہ بھی مؤلف کا اپنا قول ہوتا ہے۔(۴۳)

رواۃ کی تجریح وتعدیل میں ائمہ فن کے اقوال کا ذکر کرتے ہیں لیکن بعض صورتوں میں وہ ان نقادان فن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کی رائے سے اتفاق نہیں کرتے اوراس کی تردید کے لیے دلائل بھی دیتے ہیں۔ چندامثلہ درج ذیل ہیں جو جرح میں ان کے معتدل رویہ کی شاہد ہیں:

ابان بن یزید کے ترجمہ میں ابن الجوزی پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں:

أورده أيضاً العلامة ابن الجوزی فی الضعفاء ولم یذکر فیه اقوال من وثقه وهذا من عیوب کتابه یسرد الجرح ویسکت عن التوثیق. (۴۴)

ابن الجوزی نے بھی ان کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔جن ائمہ نے ان کوضعیف کہا وہ تو بیان کیں لیکن جن اہل علم نے ان کوثقہ کہا ان کا ذکر نہیں کیا،اور یہ ان کی کتاب کے عیوب میں سے ہے۔

کہتے ہیں کہ ابو حاتم نے ابان بن سفیان کو ان کی طرف منسوب دو احادیث کی وجہ سے موضوع احادیث کی روایت کا متہم ٹھہرایا۔ ذہبی کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک حدیث باطل ہے دوسری کے بارے میں غوروفکر کی ضرورت ہے۔ لکھتے ہیں:

حکمك علیهما بالوضع بمجرد ماأبدیت، حکم فیه نظر. (۴۵)

نقد میں ان کے اعتدال کی مثال کے لیے ابان بن تغلب کوفی کا ترجمہ پیش کیا جا سکتا ہے کہ ذہبی فرماتے ہیں کہ گوشیعہ ہے لیکن صدوق ہے۔**فلنا صدقه وعلیه بدعته**۔(۴۶)

ابوجعفرعقیلی کا مؤاخذہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ علی بن المدینی جو متدین اور ثقہ راوی ہیں اور امام بخاری نے اپنی **الصحیح** میں ان کی احادیث کی تخریج کی ہے۔عقیلی نے اپنی **کتاب الضعفاء** میں ان کا ذکر کر کے اچھا نہیں کیا۔ان کی توثیق کے لیے تو امام بخاری ہی کافی ہیں۔ لکھتے ہیں:

ذکره العقیلی فی کتاب الضعفاء فبئس ما صنع ... وهذا ابو عبدالله البخاری –وناهیك به – وقد شحن صحیحه بحدیث علی بن المدینی...افما لك عقل یاعقیلی أتدری فیمن تتکلم؟(۴۷)

عکرمہ بن خالد المکی (م ۱۲۰ھ) کو ابن حزم نے ضعفاء میں شمار کیا حالانکہ کتب ستہ کے پانچ مؤلفین بخاری،مسلم،ترمذی،نسائی اور ابوداؤد نے ان سے تخریج کی۔ کہتے ہیں: **اخطأ ابن حزم فی تضعیفه**۔(۴۸)

سفیان بن عیینہ کے ترجمہ میں یحیٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابن عیینہ اختلاط کا شکار ہو گئے تھے لہٰذا ان کی بیان کردہ احادیث کی کوئی حیثیت نہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ذہبی ابن القطان پرگرفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابن عینیہ وفات سے کچھ ماہ قبل اختلاط کا شکار ہوئے اور اس عرصے میں انھوں نے کسی سے احادیث روایت نہیں کیں۔ وہ اپنی جرح میں متشدد ہیں أن **يحيى متعنت جداً و سفيان فثقة مطلقاً و الله اعلم۔**(۴۹)

محمد بن زیاد الألھانی الحمصی جن سے بخاری اور سنن اربعہ کے مؤلفین نے اپنی تالیفات میں روایت کیا ہے انکا ذکر الضعفاء میں کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی سوائے حاکم کے اس قول کے کہ وہ شیعہ تھے۔ جبکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ تشیع خفیف تھا۔ ذہبی ان پر لگائے گئے دیگر الزامات کی بھی تردید کرتے ہیں۔(۵۰)

محمد بن اسحاق بن یسار **صاحب السيرة** کے ترجمہ میں جارحین اور معدلین دونوں کے اقوال بیان کرنے کے بعد اپنی رائے یوں دیتے ہیں: **صالح الحديث ماله عندی ذنب الا اقدحشا فی السيرة الاشياء المنكرة... وقد احتج به ائمة.**(۵۱)

علی بن المبارک الھنائی ایک ثقہ راوی ہیں۔ ابن عدی نے صرف سفیان بن حبیب کے قول پر ضعیف قرار دیا لہٰذا کہتے ہیں: **تناكد ابن عدی بايراده فی الكامل** ۔(۵۲)

اشعث بن عبدالرحمٰن الیامی کے ترجمہ میں امام نسائی **صاحب السنن** (جو اپنی جرح میں شدت کے لیے معروف ہیں) مؤاخذہ کرتے ہیں۔ ذہبی کہتے ہیں: **اسرف النسائی فی قوله "ليس بثقة"** اور **"لايكتب حديثه"** ایسے الفاظ کے ساتھ جرح کر کے زیادتی کی ہے۔(۵۳)

عفان بن مسلم (م ۲۲۰ھ) کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابن عدی نے ان کو **الكامل** میں شامل کر کے برا کیا ہے۔(۵۴)

اسی طرح عبدالعزیز بن ابی رواد کے ترجمہ میں ابن عدی پر نقد کرتے ہوئے کہتے ہیں: **ابن عدی، يأتی فی ترجمة الرجل بخبر باطل، لايكون حدث به قط وانما وضع من بعده وهذا خبر باطل واسناد مظلم۔**(۵۵)

حافظ ذہبی بے مثال حافظہ کے مالک تھے اور فن اسماء الرجال میں عبقری ہونے کے باوجود ایک انسان تھے۔ متنوع موضوعات پر ان کی تالیفات کی کثرت اور تدریس کے عظیم ذمہ داریوں کی وجہ سے ان سے کچھ سہو ہوئے ہیں۔ یہاں ہم زیر تبصرہ کتاب میں ہونے والی چند سھو اًاغلاط کی طرف اشارہ کریں گے۔ مقدمہ کتاب میں انھوں نے فرمایا تھا کہ صحابہ کی جلالت شان کے مدنظر ان کا ذکر اس کتاب میں نہیں کروں گا لیکن انھوں نے اس شرط کی مخالفت کرتے ہوئے بعض صحابہ کا ذکر کیا اور بعض وقت ان کو پہچاننے سے بھی انکار کر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دیا مثلاً حضرت مدلاج بن عمرو کے بارے میں کہتے ہیں: لایُدری من ھو؟(۵۶) لیکن شاید اس لیے ایسا ہوا کہ وہ وسیع العلم ہونے کے باوجود اس کتاب کو لکھتے وقت ان کا صحابی ہونا ذہن میں نہ رہا جبکہ اپنی دوسری تالیف میں ان کا ذکر کیا ہے۔

مقدمہ میں ایک اصول یہ بھی بیان فرمایا تھا کہ جس راوی کے متعلق 'مجہول' کہوں اور اسے کس کی طرف منسوب نہ کروں تو یہ ابوحاتم کا قول سمجھا جائے اس معاملے میں بھی ان سے سہو ہوا۔ ابن حجر نے اپنی مفید کتاب لسان المیزان میں ان کے بعض سہو کا تعاقب کیا ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ حافظ ذہبی بعض اوقات دوسرے اہل علم سے بغیر تحقیق کے نقل کر دیتے ہیں۔ مثلاً ابن جوزی سے نقل کرتے ہوئے اسحاق بن ناصح اور اسحاق بن نجیح الملطی دونوں کے ترجمے میں امام احمد بن حنبل کا قول کان من اکذب الناس درج کرتے ہیں۔ حالانکہ اس قول کا اطلاق اسحاق بن نجیح پر ہوتا ہے اول الذکر پر نہیں۔(۵۷)

امام ذہبی الاغر الغفاری کو تابعی کہتے ہیں حالانکہ صحابی ہیں۔ ائمہ نے ان کو صحابہ میں شمار کیا۔ ابن حجر کہتے ہیں لو تدبر سیاق حدیثه لجزم بانه صحابی وقد اشترط انه لایذکر الصحابة فذهل فی ذکر هذا۔(۵۸)

احمد بن علی بن حمزۃ کے بارے میں ذہبی کہتے ہیں: لا اعرفه۔ ابن حجر شخصیت کا تعین کرتے ہیں اور کہتے ہیں: هذا آفة الا جحاف۔(۵۹)

حافظ ذہبی بعض اوقات ایک شخصیت کے وجود کا انکار کرتے ہیں لیکن دوسرے مقام پر اس کا تذکرہ بھی کر دیتے ہیں۔(۶۰) لیکن حقیقت یہ ہے کہ کتاب کی اہمیت وافادیت کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

امام ذہبی پر نقد

کسی بھی علم کی تاریخ پر نظر ڈالی جائی تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ معاصرین کے درمیان حسد، رقابت اور چشمک رہی ہے۔ محدثین کرام بھی معاصر اہل علم کے حسد و رقابت اور اختلاف عقیدہ کی وجہ سے ایک دوسرے پر کڑی تنقید کرتے رہے ہیں۔(۶۱) لیکن بالعموم یہ جرح اور نقد ان اہل علم کے محاسن وفضائل، دیانت وتقوی اور خدمات کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے۔

امام ذہبی کی علمی جلالت وسیادت تسلیم کرنے والوں نے ان پر خوب نقد بھی کیا ہے۔ ان ناقدین میں ان کے زبردست مداح اور شاگرد تاج الدین سبکی اور ایک دوسرے شاگرد العلائی خلیل بن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کیکلدی (م ۷۶۱ھ) اور ابن المرابط (م ۷۵۲ھ) کے نام نمایاں ہیں۔تاج الدین سبکی لکھتے ہیں:

وکان شیخنا.... شدید المیل الی آراء الحنابلة کثیر الازراء بأهل السنة.... کان ابوالحسن الاشعری منهم مقدم القافلة، فلذلک لا ینصفهم فی التراجم. ولا یصفهم بخیر.(۶۲)

ہمارے استاد کا حنابلہ کی آراء کی طرف بہت جھکاؤ تھا اور اہل سنت سے بغض رکھتے۔ابوالحسن اشعری اس جماعت کے سرخیل تھے۔(ذہبی) انکے حالات زندگی بیان کرنے میں انصاف سے کام نہ لیتے اور نہ ہی ان کا اچھے الفاظ میں ذکر کرتے۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

أن الرجل کان اذا مدالقلم لترجمة احدهم غضب غضباً مفرطاً ما لا یخفی علی ذی بصیرة ثم هو مع ذلک غیر خبیر بمدلولات الألفاظ کما ینبغی، فربما ذکر لفظة من الذم لو عقل معنا ها لما نطق بها.(۶۳)

ایک اور جگہ یوں نقد کرتے ہیں:

وأما تاریخ شیخنا الذهبی غفر الله له فانه علی حسنه وجمعه مشحون بالتعصب المفرط..... واستطال بلسانه علی کثیر من ائمة الشافعیین والحنفیین، ومال فأفرط علی الأشاعرة ومدح فزاد فی المجسمة.(۶۴)

ابن المرابط کا کہنا ہے کہ ذہبی کی کتاب کا ایک حصہ غیبت پر مشتمل ہے اور جرح کا فائدہ چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ان کا میلان اور جھکاؤ اہل اثبات کی طرف بہت زیادہ تھا حتی کہ وہ ان کے اوصاف کے ذکر میں مبالغہ آرائی سے کام لیتے اور ان کی کمزوریوں کو نظرانداز کر دیتے۔(۶۵)

اسی قسم کا اعتراض العلائی نے بھی کیا ہے۔کہتے ہیں:

هو شیخنا ومعلمنا غیر أن الحق أحق ان یتبع وقدقد وصل من التعصب المفرط الی حد یسخرمنه وأنا أخشی علیه یوم القیامة من غالب علماء المسلمین وائمتهم الذین حملوا لنا الشریعة النبویة ... وانهم خصماء ه یوم القیامة. (۶۶)

حافظ ذہبی پر الزامات کو بہت سے علماء نے رد کیا جن میں سرفہرست سخاوی (م ۹۰۲ھ) ہیں۔ان کی تردیدات کا خلاصہ یہ ہے کہ سبکی نے اپنے استاد کے بارے میں اس قسم کے الزامات لگا کر اپنا نقصان کیا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کہتے ہیں کہ ذہبی کے بعد سے آج تک ان کی تصانیف ہی سے لوگ فائدہ اٹھارہے ہیں۔ نیز انھوں نے جو کچھ کہا ہے وہ مبالغہ پر مبنی ہے۔ سبکی اپنی تالیفات میں ذہبی کی کتب پر اعتماد کرتے ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ علماء حنابلہ کے بارے میں سبکی کا تعصب کہیں زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ کہتے ہیں گو میں ذھبی کو ان تمام باتوں سے جو ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں بری قرار نہیں دیتا تاہم وہ جو تعصب اور غیبت کے الزام کی بات کرتے ہیں تو وہ اس میں ذہبی کے برابر کے شریک ہیں۔(٦٧)

امام شوکانی نے ان الزامات کا بھرپور انداز میں رد کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

فمصنفاته تشهد بخلاف هذه المقالة و غالبها الانصاف والذب عن الافاضل واذا اجرى قلمه بالوقيعة فى أحد فان لم يكن من معاصريه فهو انما روى ذلك عن غيره وان كان من معاصريه فالغالب انه لايفعل ذلك الا مع من يستحقه، وان وقع مايخالف ذلك نادراً فهذا شان البشر و كل آخذ يؤخذ من قوله ويترك الا المعصوم.(٦٨)

ذھبی کی تصانیف اس بات پر شاہد ہیں کہ ان پر انصاف کا غلبہ ہے۔ وہ بالعموم علماء وفضلاء کا دفاع کرتے ہیں لیکن جب ان کا قلم کسی ایسے شخص پر گرفت کرتا ہے جو ان کے معاصرین میں سے نہیں تو آپ دوسروں کے اقوال بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ معاصرین میں سے ہو تو جو شخص قابل گرفت ہو اس پر برحق تنقید کرتے ہیں اور اگر کبھی اس کے برعکس ہوا تو یہ بشر کی شان ہے (انسان خطاء ونسیان کا پتلا ہے) اور ہر شخص کے قول کو قبول یا رد کیا جاسکتا ہے سوائے انبیاء معصومین کے۔

معاصر اہل علم نے بھی ذہبی کو قابل اعتماد قرار دیا ہے اور اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ یہ الزامات واعتراضات بالعموم درحقیقت عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے ہیں۔ وگرنہ سبکی اور العلائی وہ تلامذہ ہیں جو ان کی مدح سرائی اور علمی کمالات کے اعتراف میں سب سے آگے نظر آتے ہیں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ذہبی قرآن وسنت کے عامل تھے اور وہ کوئی ایسی بات قبول نہ کرتے جو احکام شریعت کے خلاف ہو۔ وہ عقائد باطلہ اور جعلی صوفیا کے سخت مخالف تھے۔ جہاں تک ان اولیاء اللہ اور متدین صوفیا کا تعلق ہے جو قرآن وسنت کے پیروکار تھے وہ ان کا بے حد احترام کرتے اور اچھے الفاظ میں ان کا ذکر کرتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صرف میزان الاعتدال میں علماء احناف وشوافع (۶۹) اور صوفیاء کے بارے میں اُن کے تحسینی کلمات شاہدعدل ہیں۔(۷۰) عمر بن علی (م ۶۳۲ھ) کے ترجمے میں تو قاری کو تلقین کرتے نظر آتے ہیں:

حسن الظن بالصوفية ۔(۷۱)

استاذ ابوغدہ صوفیا کے بارے میں امام ذہبی کے طرز عمل کے بارے میں رقمطراز ہیں:

والذی ادین الله به: أن الحافظ الذهبی امام من كبار ائمة العلم فی الاسلام وأنه صالح تقی ورع وليس بالمعصوم– ويحب الصوفية الصالحين الا تقياء جداً ويحسن الظن بهم ويأمر بتحسين الظن بهم، وذلك عنوان دينه وورعه وتقواه وحبه لهم، ولكنه يحذر ويحذر من شطحاتهم ومخالفاتهم. (۷۲)

عصر حاضر کے اہل علم امام ذہبی کو ایک دیانتدار، منصف اور محتاط مؤلف تسلیم کیا ہے اوران کے ناقدین کو متعصب اور متشدد قرار دیا ہے۔عبدالفتاح ابوغدہ تاج سبکی کے اعتراضات کے بارے میں فرماتے ہیں:

فی هذا الكلام من التاج السبكی مبالغة وشطط وله اشد منه وافحش فی مواضع (۷۳)... وكأن السبكی نسی أن الذهبی رحمة الله تعالیٰ شيخه ومعلمه ومطوق عنقه بالفضل؟ فخرج عن حدالاعتدال والاعتدال حلية الرجال. (۷۴)

ڈاکٹر بشارعواد معروف کی رائے ہے کہ ذہبی کے بارے میں سبکی کی رائے میں شدت ہے خود سبکی حنابلہ کے بارے میں سخت عصب کا شکار تھے۔نیز صوفیاء کے بارے میں ذہبی کا نقطہ نظر حقیقت پر مبنی تھا۔وہ کہتے ہیں کہ سبکی کے چند الزامات ایسے ہیں جن سے انہیں (ذہبی کو) بَری قرار نہیں دیا جاسکتا۔(۷۵)

حوالہ جات وحواشی

۱۔ السبکی، تاج الدین عبدالوھاب بن علی، طبقات الشافعیہ الکبریٰ، تحقیق عبدالفتاح محمد الحلو، داراحیاء الکتب العربیہ، القاہرہ، ۹/۱۰۰-۱۲۵؛ الحسینی، ذیل تذکرۃ الحفاظ، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ص۳۴-۴۸؛ ذیل تذکرۃ الحفاظ، السیوطی، ص۳۴۷-۳۴۹؛ صفدی، الوافی بالوفیات، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء، ۲/۱۱۴-۱۱۸؛ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، داراحیاء التراث العربی، دارالمعارف، بیروت، ۱۹۹۷ء، ۱۴/۶۴۹؛ ابن تغری بردی، النجوم الزاھرہ، دارالکتب العلمیہ،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بیروت،۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء،۱۰/۱۴۴-۱۴۵؛ شوکانی، البدر الطالع ،دارالمعارف، بیروت،س۔ن، ۲/۱۱۰-۱۱۲؛ محمد شاکر الکتبی، فوات الوفیات، دار صادر بیروت، ۱۹۷۳ء، ۳/۳۱۵-۳۱۷؛ ذہبی، سیر اعلام النبلاء (مقدمہ)تحقیق شعیب الأرناؤط، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء، ۱/۱۱۲-۱۴۰؛ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام،ای۔جے۔برل لائیڈن،۱۹۹۱ء،۲/۲۱۴-۲۱۶

۲۔ ابوالمحاسن الحسینی، ذیل تذکرۃ الحفاظ ص۳۴

۳۔ السیوطی، ذیل تذکرۃ الحفاظ ص۳۴۷ ۴۔ السبکی ،طبقات،۹/۱۰۳

۵۔ ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ ،۱۴/ ۶۴۹؛صفدی، الوافی بالوفیات،۲/۱۱۴؛ذیل تذکرۃ (الحسینی)،ص ۳۶

۶۔ السبکی ،طبقات،۹/۱۰۳ ۷۔ ذیل تذکرہ (حسینی)،ص ۳۶

۸۔ ابن حجر، الدرر الکامنۃ،۳/ ۳۳۷

۹۔ ڈاکٹر بشار العواد، سیر اعلام، (مقدمہ)۱/ ۵۷-۹۰؛الدرر الکامنۃ ۳/ ۳۳۷؛فوات الوفیات،۳/ ۳۱۶

۱۰۔ البدایہ،۱۴/ ۶۴۹ ۱۱۔ سبکی،۹/۱۰۱

۱۲۔ صفدی، الوافی ،۲/ ۱۱۵

۱۳۔ سخاوی، الاعلان بالتوبیخ، مطبعۃ الترقی عام، دمشق، ۱۳۴۹ھ،ص ۱۶۲

۱۴۔ ذیل تذکرۃ، (السیوطی)،ص ۳۴۸ ۱۵۔ الدرر الکامنۃ،۳/ ۳۳۷

۱۶۔ لسان المیزان، دارالفکر بیروت، ۱۹۸۸ء، ۱/۱۲

۱۷۔ ذیل تذکرۃ (حسینی)،ص ۳۵ ۱۸۔ طبقات،۹/۱۰۴

۱۹۔ الاعلان بالتوبیخ،ص ۱۰۹ ۲۰۔ أیضاً،ص ۷۶

۲۱۔ اصول التخریج ودراسۃ الأسانید، دار القرآن الکریم، بیروت، ۱۹۸۱ء،ص ۲۰۲

۲۲۔ ذیل تذکرہ (سیوطی)، ۳۶۵؛ الأعلام، ۶/ ۲۸۶؛حسینی کے لیے دیکھیے: ذیل تذکرہ، ا-ب؛ ذیل سیوطی،ص ۳۶۴-۳۶۵

۲۳۔ ذیل تذکرۃ (ابن فہد)،ص ۲۳۱؛ کشف الظنون،۲/ ۱۹۱۸؛الرسالۃ المستطرفۃ،ص ۱۲۰؛لسان المیزان، ۱/۱۳:عراقی کے لیے دیکھیے ذیل ابن فہد ص ۲۲۰-۲۳۴؛یہ ذیل میزان اعتدال کے طبع علی محمد معوض کی چوتھی جلد میں آٹھویں جزء کے طور پر ابو رضا کی تحقیق کے ساتھ موجود ہے۔

۲۴۔ ذیل ابن فہد، ۳۱۳، ۳۱۴؛ الضوء اللامع ،۱/ ۱۳۸؛ الرسالۃ، ۱۲۰؛ کشف، ۲/ ۱۹۱۷؛ سبط ابن العجمی کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

لیے دیکھیے: ذیل ابن فھد، ۳۰۸-۳۱۷

۲۵۔ ذیل حسینی، ۵۸؛ سخاوی، الاعلان، ۵۸؛ ابن کثیر کے لیے دیکھیے ذیل تذکرۃ حسینی، ۵۷-۵۹

۲۶۔ کشف الظنون، ۲/۱۹۱۸

۲۷۔ التنبیہ والایقاظ، ۲؛ ذیول ثلاثۃ ذیل حسینی، ابن فھد اور ذیل سیوطی کے بعد موجود ہے۔

۲۸۔ الرسالۃ، ۱۲۰؛ الأعلام، ۳/۳۲۴　۲۹۔ لسان المیزان، ۱/۴

۳۰۔ لسان المیزان، ۱/۱۲

۳۱۔ ہمارے سامنے میزان الاعتدال کے تین طبعات ہیں۔ پہلا طبع دار احیاء الکتب العربیہ نے مطبع عیسی البابی الحلبی سے ۱۹۶۳ء میں استاذ محمد البجاوی کی تحقیق سے شائع کیا۔ مفید تعلیقات اور بعض اعلام کی تحقیق اور غوامض کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہم نے اسی ایڈیشن کو استعمال کیا ہے۔

دوسرا ایڈیشن (د/عبدالفتاح ابوسنہ کی قیادت میں) شیخ علی محمد معوذ اور شیخ عادل احمد عبدالموعود کی تحقیق سے دارالکتب العلمیہ بیروت سے ۱۹۹۵ء میں شائع ہوا۔ یہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر جلد میں دو اجزاء ہیں۔ چوتھی جلد کا آٹھواں جزء زین العابدین عراقی کے ذیل پر مشتمل ہے۔ اس طبع کے آغاز میں ایک مفید اور مفصل مقدمہ ہے جس میں مصطلحات حدیث اور جرح وتعدیل کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ حافظ ذہبی اور ان کی کتاب کا تعارف کے ساتھ ساتھ اس میں مذکور رواۃ کی تخریج دیگر کتب اسماء الرجال میں کی گئی ہے۔ تراجم میں مذکور احادیث کی تخریج کے علاوہ غریب اور مشکل الفاظ کی تشریح بھی کی گئی ہے۔

تیسرا ایڈیشن مطبع السعادۃ نے شائع کیا، اس میں کسی بھی نوع کے حواشی نہیں۔

۳۲۔ میزان، ۱/ج، د، ح-ط　۳۳۔ أیضاً ۱/۱　۳۴۔ أیضاً، ۱/۱

۳۵۔ أیضاً، ۱/۱-۲؛ مؤلف نے ان دو کتب کے علاوہ موضوع رواۃ پر ماقبل کتب اور دیگر کتب رجال سے بھی استفادہ کیا ہے۔

۳۶۔ اہل علم نے ابن عدی کی کتاب کی تعریف کی ہے لیکن اس پہلو کی نشاندہی بھی کی گئی ہے کہ انہوں نے بعض ثقہ رواۃ کو بھی اپنی کتاب میں شامل کر کے شدت پسندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ سخاوی کہتے ہیں:

اکمل الکتب المصنفة قبله واجلها لكن توسع لذكر من تكلم فيه وان كان ثقة، ولذالايحسن ان يقال الكامل للناقصين (فتح المغیث، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکۃ المکرّمۃ، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء)، ۴/۳۳۹) معاصر محدث نورالدین عتر کا قول ہے: **أورد فيه من تكلم فيه ولو لم**

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یکن الکلام مؤثراً لکنه علی کل حال جمود وتشدید. (منہج النقد فی علوم الحدیث، درالفکر، دمشق، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۶ء، ص۱۳۰)

۳۷۔ میزان، ۱/۲؛ کشف الظنون ۲/ ۱۹۱۷ ۳۸۔ أیضاً، ۱/ ۲، ۲-۳

۳۹۔ أیضاً، ۱/۳ ۴۰۔ أیضاً، ۱/۴ ۴۱۔ أیضاً، ۱/۲

۴۲۔ صفدی کا قول امام ذہبی کے تفقہ، معرفت حدیث اور قوت استدلال پر روشنی ڈالتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: لم أجد عنده جمودة المحدثین ولا کودنة النقلة، بل هو فقیه النظر، له دربة بأقوال الناس ومذاهب الائمة من السلف.... ثم لایتعدی حدیثاً یورده حتی یبین مافیه من ضعف متن أو ظلام اسناد أو طعن فی روایته وهذا لم أرغیره یراعی هذه الفائدة۔ الوافی ۲/ ۱۱۵؛ النجوم الزاهرة، ۱۰/ ۱۴۵

۴۳۔ میزان الاعتدال، ۱/ ۶؛ مؤلف نے الفاظ جرح وتعدیل اوران کے مراتب ودرجات بھی بیان کیے ہیں۔ میزان، ۱/۴

۴۴۔ میزان، ۱/ ۱۶، نیز دیکھیے: ۲/ ۳۳۴ ۴۵۔ میزان، ۱/ ۷

۴۶۔ أیضاً، ۱/ ۵ ۴۷۔ أیضاً، ۳/ ۱۳۸، ۱۴۰، ۱/ ۲۶۶

۴۸۔ أیضاً، ۳/ ۹۰ ۴۹۔ أیضاً، ۲/ ۱۷۰-۱۷۱

۵۰۔ أیضاً، ۳/ ۵۵۱-۵۵۲ ۵۱۔ أیضاً، ۳/ ۴۶۸-۴۷۵

۵۲۔ أیضاً، ۳/ ۱۵۲-۱۵۳ ۵۳۔ أیضاً، ۱/ ۲۶۶

۵۴۔ أیضاً، ۳/ ۸۱ ۵۵۔ أیضاً، ۲/ ۶۲۹

۵۶۔ میزان الاعتدال، ۴/ ۸۶، موازنہ کیجیے: لسان المیزان، ۶/ ۱۵؛ تجرید اسماء الصحابہ، ۲/ ۶۶ میں ان صحابی کا ذکر موجود ہے۔

۵۷۔ میزان الاعتدال، ۱/ ۲۰۰، موازنہ کیجیے: لسان المیزان، ۱/ ۴۱۸-۴۱۹؛ الجرح، ۱/ i/ ۲۳۵

۵۸۔ ایضاً، ۱/ ۲۷۳، موازنہ کیجیے: لسان المیزان، ۱/ ۵۱۸

۵۹۔ أیضاً، ۱/ ۱۲۳، موازنہ کیجیے: أیضاً، ۱/ ۲۵۱

۶۰۔ أیضاً، ۱/ ۲۱۳، ۱/ ۲۴۷، موازنہ کیجیے: أیضاً، ۱/ ۴۳۴

۶۱۔ اہل علم کی باہم حسد ورقابت کے واقعات کے لیے دیکھیے: ابن عبدالبر جامع بیان العلم، دارالکتب

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

العلمیۃ، بیروت، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء، ۲/ ۱۶۰-۱۶۲؛ سبکی، قاعدۃ فی الجرح والتعدیل، دارالوعی، القاہرہ، ۱۹۷۸ء، ۶۲-۶۷؛ سبکی، الطبقات، ۲/ ۹؛ سیر، ۷/ ۱۴۳؛ مقدمۃ ابن الصلاح، التحقیق نورالدین عتر، دارالفکر، دمشق ۱۹۸۴ء، ۱۰۶-۱۰۷؛ خطیب بغدادی، الکفایۃ، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، دکن، ۱۳۵۷ھ، ص ۱۰۸؛ الھدی الساری، ص ۴۲۴ پرابن حجر نے ایک اصولی بات کہی ہے: لایقبل قول أحد فی اقرانہ الا ببیان واضح اور یہ وہی بات ہے جو اس سے پہلے امام ذہبی نے بھی اپنے اسلاف کے تتبع میں کہی۔ کلام النظیر والاقران ینبغی ان یتأمل ویتأنی فیه۔ میزان الاعتدال، ۳/ ۸۱؛ نیز دیکھیے: سبکی، قاعدۃ فی الجرح، ص ۹-۱۰، ۶۹-۷۰

۶۲۔ السبکی طبقات، ۹/ ۱۰۳　　۶۳۔ السبکی، أیضاً، ۲/ ۱۴

۶۴۔ السخاوی، الاعلان ص ۴۳؛ طبقات السبکی، ۲/ ۲۲؛ قاعدۃ فی الجرح، ص ۶۹-۷۰

۶۵۔ ایضاً، ص ۵۷، ۷۵، ۷۶

۶۶۔ أیضاً، ص ۷۶؛ العلائی کو یہ بھی اعتراض ہے کہ ذہبی نے امام غزالیؒ، سیف الآمدی، امام رازی وغیرہ کا اپنی کتاب میں ذکر کر کے ضعفاء میں شمار کیا اوران کے مناقب ومحاسن کے ذکر میں بخل سے کام لیا ہے اس لیے کہ وہ اشعری فکر کے حامل تھے۔ (السبکی، ۲/ ۱۳)

۶۷۔ أیضاً، ص ۵۶-۵۹　　۶۸۔ شوکانی، البدرالطالع، ۲/ ۱۱۱

۶۹۔ مثال کے طور پر ان تراجم کے طرف رجوع کیا جائے: ترجمہ بشر بن ولید، ۱/ ۳۲۶؛ ترجمہ حسن بن زیاد، ۱/ ۴۹۱

۷۰۔ صوفیاء کے بارے میں اُن کے رائے کے لئے دیکھیے: ترجمہ اویس قرنیؒ، ۱/ ۲۷۸-۲۸۲؛ ترجمہ فضیل بن عیاض، ۳/ ۳۶؛ سعید بن عبدالعزیز، التنوخی، ۲/ ۱۴۹

۷۱۔ میزان الاعتدال، ۲/ ۲۶۶　　۷۲۔ الرفع والتکمیل ص ۳۱۱-۳۱۲، حاشیہ ۳

۷۳۔ دیکھیے: طبقات سبکی، ۲/ ۱۳، ۳/ ۲۹۹، ۳۵۲-۳۵۳، ۳۵۶، ۴/ ۱۳۳، ۱۴۷ وغیرہ

۷۴۔ الرفع والتکمیل، ص ۳۱۹ حاشیہ ۲　　۷۵۔ الذہبی، ومنھجہ فی کتابہ التاریخ، ۴۶۳

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.